Tohfat-ul-Habba
by
Musharraf Husain

فیہ شفاء للناس و رحمۃ للعالمین

قانون علاج مرض

تحفۃ الاطباء

تصنیف

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بالفعل کمیٹی مین حسب کیفیت گذرانیدۂ جناب مولوی مظہر علی صاحب تعلقدار
تھیوا باتفاق راے تعلقداران عالی وقار ضلع سیتاپور بحضور جناب تاس صاحب
بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع مذکور کے یہ امر قرار پایا کہ کاشتکاران دیہات بباعث عدیم الفرصتی
اور کم فہمی اپنی کے حالت مرض مین رجوع بمعالجہ نہین لاتے ہین اور بیان مرض
کسی طبیب سے صحیح نہین کرتے ہین یا بدون معالجہ مبتلاے مرض رہتے ہین یا
کسی ناواقف کو اپنا معالج بناتے ہین اگر چند چند طبیب فی تحصیل باین مراد مقرر
کیے جائین کہ اپنے اپنے حلقۂ مفوضہ مین مریضون کی خبرگیری کیواسطے ہر روز دورہ
کرتے رہین اور اُنکے معالجہ اور استفسار مرض مین مستعد اور آمادہ رہین اور جو کچھ کہ
دواے مریضان اور تنخواہ اطبا مین صرف ہو وہ بحساب فی ہل کسی قدر کاشتکاران
سے بذریعۂ تعلقداران کے وصول اور خزانۂ سرکار مین جمع ہوکر حسب موقع صرف

ہوتا رہے نہایت بہتر اور پسندیدہ ہر خاص و عام بلکہ موجب رفاہ عام ہوگا فی الحقیقت
اس صورت مین کاشتکاران اور باشندگان دیہات کہ اپنے معالجہ سے بوجہ نافہمی
کے غافل رہتے ہین یا نا واقفین کو اپنا معالج بناتے ہین غفلت معالجہ سے نہین کر سکتے
ہین اور رجوع بنا واقفین بھی نہین لا سکتے ہین چونکہ عبد الضعیف سید مشرف حسین
عفی عنہ خلف حکیم سید امام بخش عرف حکیم کلو صاحب مرحوم مغفور خیرآبادی کہ نہایت
احسانمند تعلقداران این ضلع اور حکام عالیمقام کا ہے کیونکہ طریقہ طبابت کا
جس طرح پر خاندان اس خاکسار مین قدیم سے چلا آتا ہے اب محض اُنکے طفیل
اور مددگاری سے آجتک بدستور جاری ہے یعنی کئی پشت سے پیشہ طبابت کا
خاندان اس کمترین مین برابر چلا آتا ہے اور نفع غربا مریضون کو بوجہ معالجہ اور
عطاے دوا و غذا کے تمامتر پہونچتا ہے باین وجہ ہمیشہ سے وجوہات معاش
حسب دلخواہ منجانب حکام مقرر رہے چنانچہ جو پنشن نقدی اور اراضی دیہات
معافی والد مرحوم کے نام سے مقرر تھی تا حیات اُنکے بدستور جاری رہی بعد
انتقال اُنکے وجوہات مقررہ مسدود ہوے اُسوقت بھی یہ خاکسار اگرچہ کارروائی
معالجہ مین تمامتر مصروف رہتا تھا اور اپنے مصارف ذاتی مین کمی کرکے دوا اور غذا
مریضون کو پہونچانا ضروری اور موجب ثواب جانتا تھا مگر بوجہ مسدود ہوجانے وجوہات
معاش کے باقی رہنا ان مصارف کا کہ علاوہ دوا اور معالجہ مریضان کے تکفل اور
ذمہ داری نان نفقہ پچاس ساٹھ آدمی کا اپنے متعلق ہے نہین معلوم ہوتا تھا اسوجہ سے

نہایت تردد اور انتشار خاطر دامنگیر رہتا تھا لہٰذا جمیع تعلقداران این ضلع حسب تفصیل
ذیل بتوجہ علومہمی اور رود ریادلی اپنی کے باقی رہنا اس کار خیر کا موجب حسنات جانکر
چھ سو روپیہ سالانہ بنام اس خاکسار کے بحساب فی ہزار یک روپیہ اپنی مالگزاری
پر تجویز فرما کر واسطے جمع ہونے خزانہ مین درخواست بحضور جناب تامس صاحب بہادر
ڈپٹی کمشنر و جناب ریٹ صاحب بہادر کمشنر و جناب بیرو صاحب بہادر فینانشل کمشنر
دام اقبالہم کے ہنگام دربار عام مقام سیلہٰ خیرآباد مین پیش کی و جناب ڈپٹی مرزا
عباس بیگ صاحب بہادر نے زبان فیض ترجمان سے حرف بحرف پڑھکر سنایا
و اجرا اس کار خیر کا موجب حسنات جانکر سعی بلیغ سے اس خاکسار کو ممنون
احسان فرمایا صاحبان موصوفین نے بالاتفاق بنظر حسنات و رفاہ عام کے حکم
جمع ہونے خزانہ مین زر چندہ مذکور کی نسبت بمنظوری صاحب لفٹنٹ جنرل بہادر
صادر فرمایا و بمزید توجہات مربیانہ و عنایات خاوندانہ کے سند دستخطی بھی اس
فدوی کو مرحمت فرمائی چنانچہ بتوجہ حکام عالیمقام و تعلقداران ذوی الاحتشام کے
ابتدائے نہم جولائی ۱۸۶۶ء سے زر سالیانہ فدوی کو ملتا ہے اور بدستور قدیم مطمئن
ہو کر دوا اور معالجہ مریضان مین مصروف رہتا ہے اور دعا واسطے ترقی اقبال حکام
والامنزلت اور تعلقداران عالی ہمت کے کرتا ہے بعد دریافت کیفیت کمیٹی ہذا در بار
نقرری اطبا کے حسب ارشاد جناب تامس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر دام اقبالہم
بغرض رفاہ عام یہ امر تجویز کیا کہ اگر مفردات مسائل کلیہ معالجات بطور

دستور العمل کے لکھکر بحضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور بخدمت تعلقہ داران
دریادل کے گذرانی جاوین اور بموجب حکم صاحب بہادر و تعلقہ داران عالی قدر
کے ایک ایک دستور العمل ہر طبیب کو دیا جاوے تاکہ مطابق اُسکے بانتزاع
جزئیات کاربند رہین نہایت مناسب اور معین معالجۂ اطبا اور مفید مرضی اور
مقبول ہر خاص و عام ہوگا لہذا مسائل ضروریۂ کلیات معالجات قانون شیخ الرئیس
اور شرح حکیم علی جیلانی اور شروح موجز وغیرہ سے استنباط کرکے بعبارت
سہل اردو تحریر کرتا ہون بنظر اس بات کے کہ عبارت عربی سے مفہوم صرف
انتفاع خواص ہوا اور اردو بہ نسبت ہر خاص و عام کے مفید عام و عام فہم ہے
اگرچہ تعبیر ان مضامین کی بزبان عربی آسان تر تھی عبارت اُردو سے اور
اسم اس رسالہ کا تحفۃ الاطبا قانون علاج مرضی قرار دیا گیا ہے

تفصیل تعلقداران موصوفین دام اقبالہم

اسماے تعلقداران	نام علاقہ	اسماے تعلقداران	نام علاقہ
راجہ امیر حسن خان صاحب	محمود آباد	راجہ عباد علی خان صاحب	بلہرہ
محمد تجمل حسین خان صاحب	بھٹوامئو	مرزا مہدی حسن خان صاحب	کنوان کھیرہ
ٹھاکر گمان سنگھ صاحب	رامپور متھرا	برادر نواب امجد علی خانصاحب	
مرزا محمد آغا جان صاحب	اورنگ آباد	ٹھاکر جواہر سنگھ صاحب	بسی ڈیہہ
مولوی منظر علی صاحب	مہیوا	میر محمد حسین خان صاحب	بکلی

اسمائے تعلقہ داران	نام علاقہ	اسمائے تعلقہ داران	نام علاقہ
راجہ محمد شمشیر بہادر	پیرپوسا	ٹھاکر مادھو سنگھ صاحب	راجہ کرنل
مرزا احمد علی بیگ صاحب	قطب نگر	ٹھاکر منون سنگھ صاحب	اورہ
راجہ اندوہ سنگھ صاحب	ادیل	راجہ شیو بخش سنگھ صاحب	کیکھسر
ٹھاکر ایسری سنگھ صاحب	کانہ مؤ	ٹھاکر فضل علی صاحب	اکبرپور
لالہ سیتا رام صاحب	بھوپور	سیٹھ سیتا رام صاحب سیٹھ	معزالدین پور
ٹھاکر اننت سنگھ صاحب	رامپور کلاں	رگھبر دیال صاحب	
ٹھاکر سون سنگھ صاحب	سدھوپور	چودھری محمد بخش صاحب	سردا
راجہ جگناتھ سنگھ صاحب	وزیرنگر	ٹھاکر رنجیت سنگھ صاحب	ڈکلیا
ٹھاکر گنگا بخش سنگھ صاحب	سرورہ	ٹھاکر جیت سنگھ صاحب	مہریہ
ٹھاکر [illegible]ی سنگھ صاحب	بنیامؤ	راجہ رگھوراج سنگھ صاحب	راجپور
چودھری رام نرائن صاحب	مبارکپور	ٹھاکر بھوانی دین صاحب	نیل گانون
محمد رمضانی صاحب	کھدنیان	ٹھاکر کالکا بخش صاحب	سرئیان
ٹھاکر کالکا بخش صاحب و	رام کوٹ	ٹھاکر لالتا پرشاد صاحب	بھدونہ
ٹھاکر گنگا بخش صاحب۔		ٹھاکر بھگونت سنگھ صاحب	کیشوپور
ٹھاکر بینی سنگھ صاحب	سیساپیندی	ٹھاکر گیادین سنگھ صاحب	شیرپور
ٹھاکر سونن سنگھ صاحب	برچھیتہ	ٹھاکر بلدیو سنگھ صاحب	رہیار

اسماے تعلقداران	نام علاقہ	اسماے تعلقداران	نام علاقہ
ٹھاکر خرم سنگھ صاحب	شجولیا	ٹھاکر بختاور سنگھ صاحب	بیہت
ٹھاکر دیو سنگھ صاحب و	جرگوان	ٹھاکر پورن سنگھ صاحب	بیہت
مادھو سنگھ صاحب		ٹھاکر بختاور سنگھ صاحب	نیری
ٹھاکر رتن سنگھ صاحب	جیرام پور	ٹھاکر کیرت سنگھ صاحب	کچھورہ
ٹھاکر گوپال سنگھ صاحب	بمنانوان	کنور شیو بخش صاحب	بھٹ پورہ
ٹھاکر نواز سنگھ صاحب	برگاوان	کنور اندھوت سنگھ صاحب	برگاوان
کنور دیبی سنگھ صاحب	برگاوان	کنور شنکر سنگھ صاحب	برگاوان
ٹھاکر موہن سنگھ و اسری سنگھ صاحب	مارنا پور	ٹھاکر ظالم سنگھ صاحب	بیہت
ٹھاکر پہلوان سنگھ صاحب	کشیارہ	ٹھاکر بھیکم صاحب	بیہت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اُس حکیم علی الاطلاق کو سزاوار کہ جسکے ادراک ذاتی سے عقل انسان عاجز اور نارسا ہی اور اس نثر کا بعینہ یہ نظم ہی شعر

عین ادراکست عاجز ماندن از ادراک او ۔۔۔ کار ما عجز ست آخر کار رو رسر کار ما
گنگ میگردد زبان اہل عرفان زین مقام ۔۔۔ ما عرفنا گفت اینجا سید ابرار ما

اور صلوۃ اُس نبی مُرسل پر واجب الارسال ہی کہ جسکا سلوک طریقہ عوارض جہل ذاتی مین موجب نجات اور شفا کا ہمراہ ہی اور یہ مضمون اُسی پر موزون ہی نظم

حق اندر شان تشبیہی محمد نام خود فرمود ۔۔۔ محمد غیر حق نبود بحکم ذوق عرفانی
چہ وسعت داوۃ یارب بظرف آن عظیم الشان ۔۔۔ کہ انی عبدہ گوید بجاے قول سُبحانی

وعلی آلہ واصحابہ الذین ہم خیر الحکما مخفی نہ رہے کہ اس رسالہ مین تین فصلین ہین باین وجہ کہ علاج مرضی منحصر ہی تین چیز پر اول تدبیر

دوم ادویہ سوم اعمال بالید فصل اول معنی تدبیر کے یہ ہین کہ اسباب
ستہ ضروریہ مین تصرف کیا جاوے اُس طریق پر کہ مطابق صحت کے ہو اور حکم تدبیر
کا من حیث الکیفیہ مثل حکم ادویہ کے ہی کیونکہ تاثیر اسباب ضروریہ کی بدن مین
تسخیناً اور تبریداً مانند تاثیر ادویہ کے ہی از انجملہ غذا ہی واسطے اُسکے یہان چند قانون
مخصوص ہین قانون غذا بحران مین اور انتہاے مرض مین منع ہی تاکہ طبیعت
بواسطہ شغل ہضم غذا کے دفع مرض سے باز نہ رہے قانون غذا نوبت تپ
مین ممنوع ہی تاکہ کرب بسبب حرارت طبخ کے زیادہ نہو قانون غذاے قلیل الغذا ئیت
اگرچہ مقدار مین زائد ہو اُس شخص کو چاہیے کہ ہضم اور اشتہا قوی رکھتا ہو اور
بدن اُسکا اخلاط کثیرہ اور ردیہ سے ممتلی ہو پس بباعث مشغول ہونے معدہ
کے غذاے کثیر المقدار مین رفع اشتہا کما ینبغی ہوگا اور بسبب قلت تغذیہ کے
کثرت اور ردارت اخلاط کی نہوگی قانون غذاے قلیل المقدار اگرچہ غذائیت
مین زائد ہو اُس مریض کو چاہیے کہ ہضم اور اشتہا ضعیف رکھتا ہو اور بدن
اُسکا غذا کا محتاج ہو پس بہ سبب قلت مقدار غذا کے ممکن ہوگا ہضم اُسکا اور
بوجہ کثرت تغذیہ کے قوی ہوگا بدن اُسکا قانون غذا مقدار مین اور غذائیت
مین کم اُس جگہ چاہیے کہ امتلاے بدنی اور ضعف ہضم دونون جہان مجتمع
ہووین قانون غذا اکثر کمیت مین اور کیفیت مین اُس شخص کو چاہیے کہ اور لوا
ریاضت قویہ کا رکھتا ہو قانون جب کہ قوت مریض کی غذاے بطی التحلیل کے

ہضم پر قادر نہو غذاے لطیف سریع النفوذ دینی چاہیے قانون جس جگہ تبلید
او رکتد ہونا جس عضو کا مقصود ہو غذاے غلیظ بطی النفوذ دیجاوے اگر
خوف نکون سدہ کا نہو و الا فلا قانون تناول غذاے لطیف کا غذاے غلیظ
پر نہ چاہیے کیونکہ لطافت باعث سرعت ہضم اور غلظت موجب بطو ہضم کا ہی پس
غذاے لطیف منہضم بسبب اپنے فرط توقف سے بباعث انسداد مسلک سے کے
غذاے غلیظ غیر منہضم کی وجہ سے فاسد ہو کر باعث فساد غلیظ کی ہوگی قانون غذا
اگرچہ دوست قوت کی ہی کیونکہ مادہ قوت کا حاصل ہوتا ہی غذاے صالح سے مگر
عدو قوت کی ہی بسبب دوستی غذا کے بہ نسبت مرض کے کہ وہ عدو قوت کا ہی
اِس وجہ سے کہ غذا حالت مرض مین ہضم کامل نہین ہوتی ہی اور باعث زیادتی
سبب مرض کی ہوتی ہی پس استعمال کرنا غذا کا اُس مرض مین نہ چاہیے کیونکہ
بمضمون صدیق العدو عدو غذا بواسطہ صداقت مرض کے عدو قوت کی
ہی لیکن بنظر ضرورت تقویت کے مضائقہ نہین قانون جس جگہ منتہاے مرض
طویل ہوتا ہی احتیاج قوت کی ہوتی ہی تا کہ برداشت کثرت مقاومت
مرض اور مصارعت کثیرہ کی کرے اسی وجہ سے حاجت قوت کی امراض مزمنہ
مین اکثر ہوتی ہی قانون جب کہ منتہاے مرض قریب ہووے قوت
غذاے گذشتہ کے اعتماد پر تقلیل غذا ہونی چاہیے قانون جب کہ
منتہاے مرض روز چہارم یا سوم مین ہووے کیونکہ بقاے قوت اس مدت مین

ظاہر ہی حاجت تغذیہ کی نہین ہوتی ہی اگر قوت متحمل ہو ورنہ غذا واجب ہی اگرچہ بحران مین ہو **فصل دوم** علاج بالادویہ مین اور اُسمین **تین فائدہ** مذکور ہین **فائدہ اول** اور وہ مشتمل ہی تین قانون پر **قانون اول** اختیار کرنا کیفیت دوا کا بعد شناخت نوع مرض کے چاہیے تاکہ وہ دوا کہ جو کیفیۃ ضد مرض کی ہو اختیار کیجاوے کیونکہ علاج نہین ہوتا ہی مگر ساتھ ضد کے اِسی واسطے مرض حار مین دوا بارد اور بارد مین حار دیجاتی ہی **قانون دوم** اختیار کرنا کمیت دوا کا یعنی وزن دوا اور درجہ کیفیت دوا بوجہ بوجھنے **دس چیزون** کے حاصل ہوتا ہی **اول** طبیعت عضو اور وہ متضمن ہی **چار چیزون** کے تئین **اول** مزاج عضو پس جبکہ مزاج صحتی اور مرضی عضو کے دریافت ہوجانے سے مقدار خروج کا مزاج اصلی سے معلوم ہوجاوے دوا اس وزن پر اور اُس درجہ کیفیت کی اختیار کرنی چاہیے کہ جس سے عضو مزاج عارضی سے منحرف ہو کر اپنے مزاج اصلی کی طرف رجوع کرے مثلاً جسوقت مزاج صحیح عضو کا بارد ہووے مانند دماغ کے اور عارض ہووے مزاج حار اُسکو تبرید کثیر دینی چاہیے کیونکہ اس صورت مین عضو مزاج اصلی اپنے سے انحراف تام رکھتا ہی اور اگر ہووے مزاج حار مانند قلب کے اور عارض ہووے مزاج حار اُسکو اس تقدیر پر تبرید قلیل کفایت کرسکتی ہی **دوم** خلقت عضو پس عضو متخلخل یعنی وسیع المسام مثل ریہ کے قناعت کرتا ہی اُس دوا پر کہ ضعیف ہووے وزن و درجۂ کیفیت مین

کیونکہ نفوذ دوا کا باطن عضو متخلخل مین بسہولت ہوتا ہی اسی طور پر عضو مجوف بھی
مانند عروق کے دواے ضعیف پر قناعت کرتا ہی بخلاف عضو متکاثف یعنی ضخیم الاجسام
مثل کلیہ کے کیونکہ وہ محتاج ہی دواے قوی کی طرف بسبب تعسر نفوذ دوا کے اُسمین
اسی طرح پر عضو مصمت بھی مثل اعصاب اطراف بدن کے دوا قوی چاہتا ہی
سوم وضع پس جو عضو کہ قریب ہی منفذ دوا سے مثل معدہ کے اُسکو
کفایت کرتی ہی وہ دوا کہ جسکی قوت مقابل مرض کے ہووے کیونکہ قوت دوا
کی عضو قریب مین پہونچنے تک باقی رہتی ہی اور وہ عضو کہ جو بعید ہو منفذ دوا سے
مثل کبد کے محتاج اُس دوا کا ہی نفوذ مین کہ جو قوی تر ہو مرض سے تاکہ
قوت اُسکی مُنکسر نہو جاوے عضو بعید مین پہونچنے تک چہارم قوت عضو
پس عضو ذکی الحس مثل چشم کے اور شریف مانند ریہ کے اور رئیس مانند قلب اور
کبد کے امراض مین دواے قوی اور تبرید زیادہ منع ہی کیونکہ یہ اعضا تحمل دوا
ادویہ قویہ کا نہین رکھتے ہین اور تبرید مفرط باعث انطفاے حرارت غریزی کا
ہی مخفی نہ رہے کہ تحلیل مواد کا ان اعضا سے بدون اختلاط قوابض کے
ناجائز ہی تاکہ قوت اُنکی تحلیل سے محفوظ رہے دوم مقدار مرض پس مرض
ضعیف مین دواے ضعیف اور مرض قوی مین دوا قوی چاہیے کیونکہ خروج
دوا کا اعتدال سے بقدر خروج مرض کے ہی اعتدال سے سوم جنس مریض
پس ذکور مین دوا قوی دیجاتی ہی ورنہ قوت دوا کی بعد منکسر ہو جانے کے

قوت ذاتیہ مذکورسے بقدر مقابلہ مرض کے باقی نرہیگی اور اناث مین احتیاج دوائے
قوی کی نہین ہی بلکہ بقدر مقابلہ مرض کے کفایت کرتی ہی چہارم سن مریض پس
شباب مین دوا قوی دینی چاہیے اور شیخوخت مین دوائے قوی کی حاجت
نہین ہی بلکہ دوائے ضعیف پر اکتفا کیجاتی ہی پنجم عادت مریض پس حسب
عادت مریض کے دوائے قوی اور ضعیف دینی چاہیے یعنی اگر مریض عادت
دوائے قوی کی رکھتا ہو دوائے قوی دیجاوے اور اگر دوائے ضعیف کا عادی
ہووے دوائے ضعیف استعمال کرائی جاوے ششم فصل حدوث مرض پس
فصل حار مین بقدر حرارت کے تبرید اور فصل بارد مین بقدر برودت کے
تسخین چاہیے ہفتم صناعت مریض پس اگر مریض پیشہ حدادی اور حمالی کا
رکھتا ہو مسہل قوی ندیا جاوے اسواسطے کہ فضول اکثر ان لوگونمین تحلیل
ہوجاتے ہین اور قدرے قلیل باقی رہتے ہین ہشتم بلد سکونت مریض پس موافق
بلد کے رعایت علاج مین کرنی چاہیے یعنی بلد بارد مین بقدر برودت کے تسخین اور
بلد حار مین بقدر حرارت کے تبرید ملحوظ رہے نہم سحنہ مریض پس اگر سحنہ برودت
مزاج پر دلالت کرتی ہو جیساکہ فربہی مین بقدر اُسکے تسخین چاہیے اور اگر دال
حرارت پر ہووے جیساکہ لاغری مین بقدر اُسکے تبرید مناسب ہی دہم قوت
مریض پس بقدر قوت مریض کے دوا قوی دینی چاہیے قانون سوم شناخت
کرنا چاہیے وقت مرض کا منجملہ اوقات اربعہ کے یعنی کون وقت مرض کا ہی ابتدا

اور تزید اور انتہا اور انحطاط سے پس اگر ورم ہووے ابتدا مین فقط رداوع اور
تزید مین رداوع مع مرخیات اور انتہا مین مرخیات محللہ اور انحطاط مین محللات
صرفہ استعمال کرانا چاہیے فائدۂ دوم سوء مزاج ساذج مین تبدیل اور تعدیل
کفایت کرتی ہی اور سوء مزاج مادی مین حاجت استفراغ مادہ کی پڑتی ہی پس اگر
باقی رہے بعد تنقیہ کے سوء مزاج بسبب مجاورت مادہ کے تعدیل کیجاوے
معدلات سے اور معدل ہر خلط کا منضج اسکا ہی مخفی نرہے کہ نضج خلط عبارت
ہی معتدل ہوجانے قوام خلط سے یعنی رقیق غلیظ اور غلیظ رقیق ہوجاوے
تاکہ کما حقہ فعل مسہل سے منفعل ہووے اور استفراغ بآسانی واقع ہووے
اور استعمال منضج کا ملینات شرط نہین ہی بخلاف مسہلات کے اور خون محتاج نضج کا
نہین ہی لہذا تپ دموی مین فصد اول روز لیجاتی ہی مگر جسوقت فساد خون اختلاط
اخلاط باقیہ کے سبب سے ہووے مناسب ہی کہ بعد استعمال منضجات خلط مختلط
کے اجازت فصد کی دیجاوے تاکہ اخلاط باقیہ بھی پختہ ہو کر ہمراہ خون بے تصدیع
خارج ہووین اور صفراے خالص تین روز مین اور صفراے غیر خالص پانچ
روز مین اور بلغم غلیظ نو روز مین اور بلغم رقیق پانچ روز مین اور سودا پندرہ
روز مین اکثر اوقات باستعمال منضج پختہ اور قابل اخراج کے ہوتا ہی اور کبھی
ان اوقات معینہ سے بھی تقدیم اور تاخیر واقع ہوتی ہی اور اسباب کہ مقتضی
واسطے اسہال کے بلکہ واجب ہی رعایت انکی ہر استفراغ مین استقراء ثروس

ہیں اول امتلاء باعتبار کمیت اور کیفیت کے پس خلا مانع ہو دوم قوت پس
ضعف مانع استفراغ ہو مگر جب کہ ضعف اسہل ہووے ترک استفراغ سے پس
استفراغ کیا جاوے اور بعد اسکے تقویت قوت کی کیجاوے سوم مزاج پس
افراط حرارت اور یبس اور قلب خون مانع ہو چہارم سحنہ پس افراط لاغری اور
فربہی اور تخلخل بدن مانع ہو پنجم اعراض لازمہ پس استعداد ذرب اور قروح امعا
مانع استفراغ ہو ششم سن پیری اور طفولیت مانع ہو ہفتم وقت پس
شدت حرارت اور شدت برودت مانع استفراغ ہو ہشتم بلد پس شہر حار اور
بارد مفرط مانع استفراغ ہو نہم صناعت پس شدید التحلیل مانند آہنگری اور حمالی
کے مانع ہو دہم عادت پس جو شخص کہ عادت استفراغ کی نرکھتا ہو اسپر مستفرغات
قویہ ہجوم نکیا جاوے بلکہ دواے لطیف قلیل قلیل علی التدریج استعمال کرائی جاوے
حتی کہ عادت ہووے مخفی نرہے کہ رعایت پانچ چیزوں کی ہر استفراغ مین
ملحوظ رہنا چاہیے اول اخراج مادہ کا کہ جو موذی ہو باعتبار کمیت کے یا
کیفیت کے دوم استفراغ حسب میل مادہ کے یعنی اگر غثیان ہو استفراغ بالقی
اور اگر مغص ہووے تنقیہ بالاسہال ہونا چاہیے سوم استفراغ مادہ کا بقدر
تحمل اور برداشت مریض کے چہارم اخراج مادہ کا مخرج طبیعی اور مسلک معتاد
سے کرنا چاہیے جیسا کہ مادہ محدب کبد کا براہ کلیتین اور مثانہ کے ادرار سے اور
مادہ مقعر کبد کا بذریعہ امعا کے اسہال سے استفراغ کیا جاتا ہو پنجم استفراغ

بعد نضج کے چاہیے اور استکمال نضج کا واجب ہی امراض مزمنہ مین اور جائز ہی
امراض حادہ مین مگر جب کہ مادہ ہیجان مین ہووے پس اس صورت مین بے تقدم
نضج کے استفراغ مادہ کرنا چاہیے اس واسطے کہ ضرر عدم اخراج مادہ کا زیادہ ہی
ضرر اخراج مادہ غیر نضیجہ سے مخفی نرہے کہ اگر مادہ کامل الانصباب ہو یعنے
منقطع ہوچکا ہو انصباب اُسکا پس واجب ہی یا تنقیہ کرنا نفس عضو سے یا نقل کرنا
طرف عضو قریب مشارک کے پھر استفراغ کرنا اُس سے جیساکہ امراض رحم مین
فصد صافن اور ورم لوزتین مین فصد عرق تحت اللسان یجاتی ہی شرائط
نقل مادہ کے تین ہین اول خسیس ہونا عضو منقول الیہ کا منقول عنہ سے اسی
وجہ سے نقل مادہ نزلہ کا دماغ سے طرف انف کے بہتر اور طرف ریہ کے نامناسب
ہی دوم مشارکت عضو ماؤف منقول عنہ اور منقول الیہ کے درمیان مین ہی نظر
سے امراض کبد مین فصد باسلیق ایمن کی بوجہ محاذات اور مشارکت قریبہ کے
اولی ہی باسلیق ایسر اور قیفال سے سوم متحمل اور صابر ہونا عضو منقول الیہ کا
مواد منجذبہ پر جیساکہ مفارغ ثلثہ صابر اور متحمل ہوتے ہین اعضاے رئیسہ کے
مواد مندفعہ سے پس انجذاب مادہ نزلہ کا طرف ریہ کے بوجہ عدم تحمل اُسکے کے
منع ہی اور اگر مادہ کامل الانصباب نہو یعنی ہنوز انصباب اُسکا واقع ہو پس
واجب ہی جذب کرنا اُسکا ساتھ مراعات شرائط اربعہ کے اول مخالفت
جہت جیساکہ جذب کیا جاتا ہی مادہ یمین سے طرف یسار کے اور فوق سے

طرف اسفل کے اور قدام سے طرف خلف کے اور بالعکس دوم مراعات مشارکت جیساکہ طمث حبس کیا جاتا ہے وضع محاجم سے نہ دین پر جذباً الی الشریک سوم مراعات محاذات جیساکہ امراض کبد مین فصد باسلیق ایمن کی اور امراض طحال مین فصد باسلیق الیسریٰ کی لیجاتی ہے چہارم تبعید فی المحاذاۃ جیساکہ فصد اسیلم ایمن امراض کبد مین اور فصد اسیلم الیسرا مراض طحال مین کشود کیجاتی ہے واضح ہو کہ مخالفت فی الجہتین جذب مین منع ہے فقط مخالفت جہت واحد کی بلکہ اطول کی کفایت کرتی ہے اسیوجہ سے جذب کرنا مادہ دست راست کا طرف پائے چپ کے منع ہے اور طرف پاے راست کے درست بلکہ افضل ہے جذب کرنے سے طرف دست چپ کے بھی اور جذب کبھی ہوتا ہے طرف خلاف قریب کے اور کبھی طرف خلاف بعید کے پس وہ شخص کہ جسکے اعلیٰ فم سے خون کثیر جاری ہووے پس رعاف لانا جذب ہے خلاف قریب کیطرف اور اخراج دم کا عروق اسافل بدن سے جذب ہے خلاف بعید کیطرف اور جب کہ جذب کرنا مادہ کا بغیر استفراغ کے منظور رہووے لازم ہے کہ درمیان مجذوب منہ اور درمیان مجذوب الیہ کے بُعد معتد بہ ہووے اسواسطے کہ بر تقدیر مقاربت کے خوف استرجاع مادہ مجذوبہ کا ہے طرف مجذوب عنہ کے اور جذب کرنا مادہ کا ہنگام امتلاے بدن کے منع ہے تاکہ منجذب نہو طرف عضو مجذوب الیہ کے مادہ کثیرہ کاکہ جسکا دفع اُس سے دشوار ہو اور جذب کرنا مادہ کا ہنگام توجہ اُسکے کے طرف عضو مجذوب عنہ کے

جی منع ہی کیونکہ جذب معین ہی اندفاع مادۂ اخری کے تئین طرف عضو مجذوب عنہ
کے اُسقدر کہ دشوار ہووے دفع اُس مادہ کا جذب کرنے سے اور تسکین دینا
وجع کا ضرور ہی اگر عارض ہو مجذوب عنہ کے تئین تاکہ تعارض بین الجذبین واقع
نہووے کیونکہ وجع جاذب مادہ کی ہی طرف موضع اپنے کے مخفی نرہے کہ جس وقت
فصد اور اسہال دونون واجب ہووین پس اگر مقادیر اخلاط کی نسبت طبیعی پر ہون
یعنی خون زیادہ ہو بہ نسبت بلغم کے اور بلغم بہ نسبت صفرا کے اور صفرا بہ نسبت
سودا کے ابتدا فصد سے کیجاوے اور بعد اُسکے بر تقدیر ہونے خلط غالب کے
استفراغ و بر تقدیر نہونے غلبہ کسی خلط کے اکتفا فصد پر کرنا چاہیے اور اگر کمیت
اخلاط کی نسبت طبیعی پر نہووے اول خلط غالب خارج کیا جاوے اور بعد اُسکے
فصد لیجاوے اور ہونا مہلت کا درمیان مین ضرور ہی تاکہ تواتر استفراغات سے
ضعف عارض نہووے واضح ہو کہ اگر اسہال سے ازالہ امتلا کا باعتبار
کمیت اخلاط کے مقصود ہو واسطے مسہل کے فصل ربیع بہتر ہی کیونکہ اُسمین اخلاط
بکثرت ہوتے ہین اور اگر ازالہ امتلا کا باعتبار کیفیت کے مطلوب ہو فصل خریف
واسطے مسہل کے اختیار کیجاوے کیونکہ مواد اسمین بیشتر ردی اور فاسد
ہوتے ہین اور اجتناب مسہل سے گرما مین اسوجہ سے ہی کہ مجمع ہونا حرارت
ہوا اور دوا اور اخلاط کا موجب فساد مزاج اور باعث احداث حمے کا ہی
اور احتراز مسہل سے سرما مین بنظر جمود اخلاط اور کثافت اعضا کے ہی اور

یہ تعین فصول کا واسطے مسہل کے صحت مین ہی بطور تقدم بالحفظ کے مگر ہنگام
او جاے ضرورت مرض کے ہر وقت وقت مسہل کا ہی کیونکہ جائز نہین ہی توقف
مسہل کا مرض مین اسواسطے کہ باقی رہنا مرض کا مدت طویلہ تک البتہ ردی
اور باعث خطر کا ہی مخفی نرہے کہ ترکیب ادویہ مسہلہ مین مراعات تو چیزون
کی ضرور ہی اول خلط کرنا ادویہ عطریہ مقویہ قلب کا مسہل مین ضرور ہی تاکہ
فم معدہ ضرر سے باز رہے کیونکہ کل ادویہ مسہلہ مضر ہین فم معدہ کے تئین دوم
داخل کرنا زیادہ مدراتکا اجزاے مسہلہ مین منع ہی کیونکہ ادرار ناقص کرتا ہی
اسہال کے تئین سوم ترکیب دینا دواے سریع العمل کا ساتھ بطی العمل کے
منع ہی تاکہ بوجہ بطی العمل کے قوت سریع العمل کی منکسر اور تاثیر دوا کی ضعیف
نہو جاوے اور اگر اسطرح کی ترکیب دینے کا دوا مین اتفاق پڑے اختلاف قوت
اور ضعیف کا دونون مین اسقدر ملحوظ رکھین کہ ایک ہی مزاج اور قوت حاصل ہو
اور مساوات وزن موجب تعارض کا ہی چہارم اضافہ کرنا اجزاے مسہل مین اُس
دوا کا ضرور ہی کہ جو قوت دیوے اسکو جیسا کہ زنجبیل اضافہ کیجاتی ہی ساتھ ترید
کے یعنی ترید صرف مخرج مواد رقیقہ کا ہی اور ساتھ امتزاج زنجبیل کے مواد
رقیقہ اور غلیظہ دونون کو خارج کرتا ہی پنجم ترکیب دینا دواے قابض کا مانند
ہلیلہ کے ساتھ دواے لزج مانند خطمی کے منع ہی کیونکہ عمل قوت عاصرہ کا منافی ہی
عمل قوت ازلاقیہ کے تئین و بر تقدیر ضرورت کے تنقیص مقدار قابض کی اور

تکثیر مقدار لزج کی واجب ہی ششم واسطے اصلاح دوا کے ملانا دوسری دوا کا
ضرور ہی تاکہ ضرر اُسکا باز رکھے اور تقدیر مقدار مصلح کی وقت عدم تیقن
ضرر کے چہارم حصہ ہی اور وقت تیقن ضرر کے ہمچند اُسکے ہفتم جو دوا
مطبوخ یا نقوع مین گھل جاوے اور ثفل اُسکا باقی نرہے مانند صموغ
اور نمک وغیرہ کے مقدار شربت اُسکا کامل لینا چاہیے اور وہ دوا کہ
جسکا ثفل باقی رہے اور صرف قوت اُسکی مطبوخ مین پائی جاوے وزن
اُسکا مضاعف لیوین تاکہ عوض ثفل کے قوت اُسکی مقدار شربت مین برابر
آوے مثلاً جس شخص کو جرم ہلیلہ دو درم دیا جاتا ہی مطبوخ مین چار درم دیا
جاوے ہشتم جو ادویہ متعددہ مرکب کیے جاوین وزن ہر ایک کے وزن خاصہ
اُسکے سے کہ تنہا دیجاتی ہین کمتر چاہیے تاکہ مجموع سے شربت معتدل حاصل
ہووے مثلاً جس جگہ تربد دو درم تنہا کفایت کرتا ہی اور ہلیلہ چار درم اور غاریقون
ایک مثقال اور صبر دو درم اور جوان چار سے مرکب کرین تربد چار دانگ لینا
چاہیے اور ہلیلہ ایک درم اور غاریقون نیم درم اور صبر چار دانگ نہم دوائے مسہل
کا سخت شیرین کرنا منع ہی کیونکہ اکثر اوقات طبیعت بسبب حلاوت کے عوض غذا
کے صرف کرتی ہی اور اُس سے منفعل نہین ہوتی ہی مخفی نرہے کہ بعضے ادویہ واسطے
جذب کرنے بعضے اخلاط کے خصوصیت رکھتے ہین جیسا کہ تربد اور شحم حنظل
اور غاریقون واسطے تنقیہ بلغم کے اور سقمونیا اور ہلیلہ زرد واسطے صفرا کے

اور حجر ارمنی اور افتیمون واسطے سوداکے مخصوص ہین اور غاریقون اور برگ سنا
اور خیار شنبر اور صبر اور شحم حنظل مخرج اخلاط ثلثہ کے ہین لیکن غاریقون بلغم کے
تئین زیادہ سوداسے اور سوداکے تئین زیادہ صفراسے اور صبر اور
شحم حنظل مخرج اخلاط ثلثہ کے ہین بلغم اور سوداکے تئین زیادہ صفراسے
اور برگ سنا اور خیار شنبر علے السویہ خارج کرتے ہین اور ماذریون مسہل مرہ
صفراکا ہی اور بھی بعض ادویہ مختص ہین ساتھ بعضے اعضاکے باعتبار کثرت
استفراغ کے اُس عضوسے جیساکہ غاریقون ساتھ صدر اور ریہ کے باخراج
بلغم اور شحم حنظل اور صبر ساتھ دماغ اور اعصاب کے اور سورنجان ساتھ مفاصل
کے اور سکبینج اور جاوشیر ساتھ اوتار اور اغشیہ کے مخصوص ہین مخفی نرہے کہ
چند قوانین واجب الحفظ ہین قانون جس جگہ درد ساتھ مرض کے جمع ہووے
واجب ہی کہ اول تسکین درد کی کرین اور بعد اسکے معالجہ مرض مین مصروف ہون
جیساکہ قولنج مین اول تسکین وجع کی کیجاتی ہی اور بعد اُسکے علاج سدہ کا ہوتا
ہی قانون جس جگہ دو مرض مجتمع ہوئین اِسطرح پر کہ حصول صحت دوسرے کا
موقوف ہووے حصول صحت پہلے پر مانند ورم اور قرحہ کے پس چاہیے کہ
اول علاج ورم کا کرین تاکہ زائل ہووے سوء مزاج کہ سبب ورم کا ہی اور
بدون زائل ہونے سوء مزاج کے بہتر ہونا ورم کا اور بغیر دفع ہونے ورم کے
درست ہوتا قرحہ کا دشوار ہی اسواسطے کہ ورم بسبب سوء مزاج اور عدم اعتدال کے

مانع ہی تصرف غذا اور جزو ہوجانے اُسکے سے پس عضو مقروح کیونکر بدون جزو ہوجانے غذا کے التیام پذیر ہوگا قانون جس جگہ دو مرض مجتمع ہووین اسطرح پرکہ ایک مرض اصلی ہو اور دوسرا عرض اُسکا پس علاج اصل مرض کا کرین ورعایت عرض کی ملحوظ رکھین مثل حمیٰ اور صداع کے کسواسطے کہ صداع عرض حمیٰ ہوتا ہی قانون جس جگہ دو مرض مجتمع ہون اسطرح پرکہ ایک سبب دوسرے کا ہووے مانند سدہ کے کہ سبب حمیٰ کا ہی پس چاہیے کہ علاج سدہ کا شروع کرین اور سخنات مفتحہ سے اندیشہ نکرین اسی طور سے علاج سل کا کہ سبب حمی دقیہ کا ہی اول کرنا چاہیے اور استعمال مجففات سے کہ علاج قروح کا ہی اندیشہ مضرت حمیٰ کا نکرین کیونکہ بدون دفع سبب کے ازالہ مسبب کا نہین ہوسکتا ہی قانون دو مرض مجتمع ہون اسطرح پرکہ ایک مشکل ہو دوسرے کی نسبت مانند حاد اور مزمن مثل سونوخس اور فالج کے پس چاہیے کہ علاج سونوخس مین تطفیہ اور فصد سے مشغول ہون اور رعایت دوسرے کی بھی ملحوظ رکھین واضح ہو کہ معالج کو امراض حادہ اور اُن امراض کے معالجہ مین کہ جو ساتھ تپ کے ہوتے ہین مثل سرسام اور ذات الجنب اور ورم معدہ اور ورم جگر کے کمال ہوشیاری اور احتیاط درکار ہی اور اسی طور سے اسہال مین اور حمیات مین بھی خوض اور ہوشیاری چاہیے کیونکہ اقسام اسہال اور حمیات کے بہت ہین امتیاز ہر ایک قسم کی مشکل سے ہوتی ہی مخفی نرہے کہ حمیات مین اور اُن امراض مین کہ جو ساتھ تپ کے

ہوتے ہین مسہل دینا قبل ہفتہ کے منع ہی مگر ہنگام ادعاے ضرورت شدیدیعنی ہیجان مرض اور خطر ہلاکت مریض کے مسہل دینا روز پنجم مین مضائقہ نہین آیام استعمال مسہل کے تخمیناً سولہ ہین روز ہشتم ودہم ودوازدہم وشانزدہم ونوزدہم وبست ودوم وبست وسوم وبست وپنجم وبست وششم وبست ونہم وسی ودوم وسی وسوم وسی وپنجم وسی وششم وسی ونہم واضح ہو کہ یہ ایام فقط حمیات لازمہ مین واسطے مسہل کے قرار دیے گئے ہین کیونکہ حمیات نائبہ مین یوم النوبۃ روز بحران کا اور یوم الراحۃ روز مسہل کا ہی فائدہ سوم عمل حقنہ کا بہتر معالجہ ہی نفض فضول مین امعا سے اور جذب کرنے مین اعلیٰ سے طرف اسفل کے اور اُس سے درد گردہ اور مثانہ کو تسکین ہوتی ہی اور قولنج مین مفید ہی مگر حقنہ حادہ مضعف جگر اور مورث حمی کا ہی حتی الوسع ساتھ اُسکے مبادرت نہ کیجاوے اور داخل کرنا ادویۂ مخدرہ کا مثل افیون کے اور ادویہ عواصر کا مثل ہلیلجات کے حقنہ مین منع ہی اور تکثیر مزلقات اور جالیات کی بھی نامناسب ہی اور صاحب حمی کے حقنہ مین شریک کرنا ملح کا ناجائز ہی اور ہنگام اُسکے استعمال مین عطسہ اور سعال سے اجتناب کرنا ضرور ہی اور قبل احتقان کے استعمال کرنا مثل گلقند اور مصطگی وغیرہ اور شوربا وغیرہ کا کہ جسمین توابل شریک ہون مناسب ہی کیونکہ عمل حقنہ کا خلو معدہ مین مضر ہوتا ہی اور دوائی حقنہ کی کم نصف رطل سے اور زیادہ دو ثلث رطل سے نہ چاہیے مخفی نہ رہے کہ فوائد قی کے

سات ہین اول تقویت معدہ کیونکہ ضعف معدہ نہین عارض ہوتا ہی مگر بسبب
فضلات کے کہ جو قی سے دفع کیے جاتے ہین اسی وجہ سے قی کرنا ہر مہینے مین دو مرتبہ
نہایت مفید ہی دوم ازالہ ثقل راس کیونکہ گرانی سر کی تصاعد بخارات معدہ
سے حادث ہوتی ہی پس قی کہ رفع تصاعد بخارات کا کرتی ہی بالضرور باعث خفت
سر کی ہوگی سوم تیز کرنا اور جلا دینا بصر کا بوجہ نقا روح باصرہ کے ابخرہ سے
کیونکہ اندفاع مواد باعث ہی انقطاع تصاعد بخارات کا کہ جو علت ظلمت بصر
کی ہی چہارم پیدا کرنا اشتہائے طعام کا بسبب ازالہ رطوبات وسمہ او جلوہ
کے معدہ سے کیونکہ اجتماع رطوبات سے معدہ مین سقوط شہوت صالحہ اور
حدوث شہوت ردیہ کا ہوتا ہی پنجم محکم کرنا بدن کا بوجہ اصلاح ہضم اور تنقیص
رطوبات کے ششم فائدہ بخشنا یرقان مین اسوجہ سے کہ قی خارج کرتی ہی صفرا
کے تئین بسبب بالا ہونے اسکے پس انتشار اسکا طرف ظاہر بدن کے کہ وہ
عبارت ہی یرقان سے نہو گا ہفتم نفع کرنا تخمہ اور امراض مزمنہ مین مثل
جذام اور استسقا اور فالج اور رعشہ کے کیونکہ ان فضلات سے امراض
مذکورہ مدد پاتے ہین مخفی نہ رہے کہ قی مفرط مضر اور مضعف ہی معدہ کے
تئین بسبب کثرت حرکات غیر طبیعیہ اور جذب مواد کثیرہ کے اور صدر کے
تئین بسبب افراط تحریک آلات اسکے کے اور بصر اور سمع کے تئین بوجہ
ارتفاع ابخرہ ردیہ کے طرف انکے ولیس المنافاۃ بین الکلامین کیونکہ تجدید

بصر مین اعتدال قی اور تضرر بصر مین افراط قی مراط ہی اور دندان کے تئین بسبب
مرور اخلاط کے اُسپر اسی وجہ سے دانت زرد ہو جاتے ہین افراط قی سے اور
کبد اور ریہ کے تئین بوجہ انجذاب مواد کے عروق سے طرف اُنکے اور ربھی
او جاع مین اور ایام حمل مین مضر ہی خصوصاً مفرط اور اگر حاملہ کے تئین قی خودبخود
عارض ہووے بھی بند کرنا نہ چاہیے مگر حسب ضرورت اور کرنا چندبار ہر روز
بعد تناول غذا کے مبتلا کرتا ہی امراض ردیہ مین مثل ضعف معدہ اور لاغری
اور سقوط قوت کے واضح ہو کہ چند اشخاص صلاحیت قی کی نہین رکھتے ہین
ضیق الصدر ردی النفس دقیق الرقبہ ضعیف المعدہ فربہ مفرط غیر معتاد
بقی متعسر القی اور وہ شخص کہ مہیا اور مستعد ہووے ساتھ نفث الدم کے
اور ساتھ حدوث ورم حلق کے اسواسطے کہ قی سے یہان خوف آفات کا ہی
اور وقت قی کا باعتبار فصول کے صیف اور ربیع اور باعتبار ساعات کے
نصف النہار ہی اسوجہ سے کہ وقت گرم مدد دیتا ہی اخراج کے تئین اور
استعمال کرنا قی کا نہار خوب نہین ہی **فصل سوم** اور وہ مشتمل ہی فوائد ثلثہ پر
فائدۂ اول فصد استفراغ کلی ہی بوجہ مستخرج ہونے کل اخلاط کے رگ
سے کیونکہ خون مرکب الاخلاط ہی یعنے جسطرح عروق مین خون ہوتا ہی صفرا
اور بلغم اور سودا بھی باختلاط خون اُسمین ہوتا ہی پس استفراغ اُسکا استفراغ
کل اخلاط کا ہی غایۃ الامر یہ ہی کہ بہ نسبت خون کے اخلاط ثلثہ کمتر خارج ہوتے ہین

بخلاف اور تنقیات کے کہ اُنمین صرف دو یا تین خلط مستفرغ ہوتے ہین مخفی
نہ رہے کہ سزاوار فصد کے تین شخص ہین اول وہ شخص کہ جسمین استعداد
ہو حدوث مرض کی ہنگام کثرت یا فساد خون کے دوم وہ شخص کہ جسکو خوف
مرض اور آفت کا ہو بدون تغیر اور کثرت خون کے جیسا کہ حالت ضربہ اور سقطہ
مین فصد لیجاتی ہی تاکہ ورم سے محفوظ رہے سوم وہ شخص کہ جو مبتلا ہو امراض
دموی مین اور احتراز فصد سے چند مقامات مین ضرور ہی اول قولنج
غیر ورمی مین کیونکہ جذب کرنا مادہ کا طرف غیر امعا کے موجب زیادتی حبس
کا ہی لیکن قولنج ورمی مین فصد مفید ہوتی ہی دوم ایام حمل مین کیونکہ اخراج
دم کا باعث نقصان غذاے جنین کا اور موجب ضعف حاملہ کا ہوتا ہی
پس اس صورت مین خوف اسقاط حمل کا ظاہر ہی سوم ایام طمث مین تاکہ
خون حیض کا قبل اوقات معمول سے بند نہو جاے بوجہ توجہ خون کے
دوسری طرف چہارم روز نوبت تپ مین کیونکہ اُس روز طبیعت مقابلہ
مرض مین مصروف ہوتی ہی پس اُسکی تحریک سے ضعف اور اضطراب زیادہ
ہوگا پنجم حمی شدید الالتہاب مین کیونکہ خروج خون کا اس تپ مین زیادہ
کرتا ہی التہاب کے تئین بوجہ تیزی صفرا کے بواسطہ تنقیص مقادم اُسکے کے
کہ عبارت خون سے ہی ششم ابتداے حمیات غیر حادہ مین کیونکہ مادہ ان
حمیات مین غلیظ ہوتا ہی پس اخراج خون کا بسبب برودت کے موجب

زیادتی غلظت کا ہوگا لیکن ہنگام نضج ہو جانے مادہ کے بنظر استیصال مرض کے
فصد لینا مفید ہوتا ہی ہفتم مزاج شدید البرد مین اور شہر شدید البرد مین بوجہ قلت
خون کے ہشتم درجع شدید مین تاکہ تحلیل روح اور ضعف قوت زیادہ عارض
نہووے لیکن جسوقت خوف اس امر کا ناشی ہو کہ درجع محدث ورم کا ہی عضو شریف
یا عضو رئیس یا اُس عضو مین کہ جو مجاور اعضاے شریف کے ہووے یا درجع بسبب
ورم اعضاے باطنہ کے ہی بس اسوقت مین فصد جائز ہی جیسا کہ ذات الجنب وغیرہ
مین نہم بعد استحمام محلل کے اور بعد جماع کے بوجہ افراط نقصان روح کے
دہم سن کمتر از چہار دہ سالگی مین کیونکہ افتقار نمو کا اس سن مین زیادہ ہی بس
تنقیص خون کی منافی اُسکے ہوگی یازدہم سن شیخوخت مین کیونکہ خون اس سن
مین کمتر اور ضعف قوی تر ہوتا ہی دوازدہم افراط لاغری اور افراط فربہی مین
کیونکہ شدت نقصان خون سے ضعف زیادہ تر عارض ہوگا واضح ہو کہ فصد
قبل تین روز کے جانب مخالف وجع سے لیجاتی ہی اور بعد تین روز کے
جانب موافق وجع سے کشود کیجاتی ہی اور رگ مقصودہ کہ ہاتھ مین واقع
ہین چھ ہین قیفال یعنی سرارو شعبہ کتفی ہی بالاتفاق اور یہ رگ برابر ابہام کے
واقع ہی اور فصد اُسکی واسطے اخراج خون کے سر اور گردن سے مخصوص ہی
اکحل یعنی ہفت اندام مرکب ہی قیفال اور باسلیق سے اور واقع ہی برابر سبابہ
کے فصد اُسکی تنقیہ خون کا تمام بدن سے کرتی ہی باسلیق اور وہ

برابر وسطی کے واقع ہی مخفی نز ہے کہ ہر ہاتھ مین ایک ورید کتفی اور ایک ورید
ابطی ہوتی ہی اور وریدکتفی عضد مین منشعب ہوتی ہی ایک شعبہ اُسکا بغیر اختلاط
شعبۂ ابطی کے ہی اور وہ قیفال ہی اور باقی شعبہ اُسکے ساتھ شعبہ ہاے ابطی
کے مختلط ہوئے ہین اور کل اور وہ ہاتھ کے سواے قیفال کے بالاتفاق اور
سواے حبل الذراع کے بالاختلاف مخلوق ہین شعب مختلط ابطی اور کتفی سے
حاصل یہ ہی کہ باسلیق قریب مرفق کے پہونچکر دو شعبہ ہو گیا ہی شعبۂ بزرگ علوی
کے تئین باسلیق اور شعبۂ جزو سفلی کے تئین باسلیق ابطی کہتے ہین در فصد باسلیق
کی تنقیہ خون کا بیشتر کبد اور طحال اور جنب اور ریہ اور صدر اور ورکین اور
رکبہ اور ساق اور قدم یعنی کل اعضاے ماتحت عنق سے کرتی ہی حبل الذراع
حکم اُسکا موافق قول قدما اور شیخ کے حکم قیفال کا ہی کیونکہ نزدیک اُنکے یہ
رگ بھی کتفی محض ہی اور نزدیک متاخرین کے حکم باسلیق مین ہی ابطی کہ
جسکو باسلیق ابطی اور اسیلم بھی کہتے ہین فصد اُسکی تنقیہ خون کا اکثر از
اعضاے اسفل سے کرتی ہی اسیلم موضع فصد اُسکا مابین خنصر اور
بنصر ہی اور اُسیلم راست او جاع کبد کے تئین اور چپ او جاع طحال کے تئین
بالذات مفید ہی اور بالتبع بر واحد اس سے ریہ کے تئین اور اُن اعضا کے تئین کہ
مجاور ہین کبد اور طحال کے تئین نافع ہی اُسیلم چپ امراض قلب کے تئین بھی
نفع دیتی ہی بشرطا اس بات کے کہ سبب اُسکا جگر مین نہو کیونکہ اگر مبدہ مرض

قلب کا جگر مین ہووے اسیلم راست زیادہ تر نافع ہی اور اگرچہ باسلیق امراض
کبد مین اور ایسر امراض سپرز مین بوجہ وسعت طریق اور قرب خروج کے نہایت
مفید ہی لیکن فصد اسیلم بھی بنظر امالہ مادہ کے بجانب بعید باوجود قلت خروج
کے فائدہ کثیر رکھتی ہی اور رگہ مقصودہ کہ جو پیر مین واقع ہین تین ہین صافن
فصد اُسکی استفراغ خون کا اُن اعضاسے کہ جو ماتحت کے واقع ہین کرتی ہی
اور امالہ اُسکا نواحی اعضاے عالیہ سے طرف سافلہ کے کرتی ہی اور اسی وجہ سے
امراض دمویہ دماغیہ مین تقدم فصد صافن کا مستحسن ہی اور ادرار طمث کا اور
تفتیح افواہ بواسیر کی کرتی ہی اور رگہ قائم مقام عرق النسا کے ہی وجع عرق النسا مین
اور واسطے خارش اور قروح ران اور خصیہ اور قضیب کے نہایت نافع ہی عرق النسا
واسطے نقرس اور دوالی کے مفید ہی اور وجع عرق النسا مین قوی تر ہی صافن سے
مابض فصد اُسکی واسطے درد احشا اور درد پشت اور درد رحم کے فائدہ مند ہی
اور حکم اُسکا حکم صافن کا ہی لیکن ادرار طمث اور اوجاع مقعد اور بواسیر مین زیادہ
نافع ہی صافن سے عروق مقصودہ کہ جو ساتھ سر اور دہن کے تعلق رکھتی ہین
چار رگ کہ دونون لب پر واقع ہی یعنی ہر لب پر دو رگ فصد اُسکی واسطے
بخور اور قروح فم اور قلاع اور اوجاع لثہ اور امراض لب کے نافع ہی
عرق تحت اللسان کہ باطن ذقن مین ہی فصد اُسکی خناق اور ورم لوزتین
مین نہایت سودمند ہی عرق الجبہہ فصد اُسکی ثقل سر اور ثقل عینین اور

صداع مزمن کے تئین فائدہ مند ہی فائدہ دوم حجامت دو قسم ہی بشرط اور
بلا شرط پس مع الشرط سے استفراغ خون کا نفس عضو سے ہوتا ہی اور ضرر
اُسکا اعضاے رئیسہ تک نہین پہونچتا ہی اور جوہر روح بھی کم استفراغ پاتا ہی
اور جبکہ مادّہ بافراط عضو مین جمع ہووے قبل فصد کے تنقیہ نفس عضو سے منع ہی
اور حجامت قبل از دو سالگی و بعد از شصت سالگی ناجائز ہی مخفی نرہے کہ
رطوبات اور اخلاط بدن کے حسب ازدیاد نور قمر کے زیادہ ہوتے ہین پس
طرف ظاہر بدن کے رجوع کرتے ہین اور ہنگام کامل ہونے نور قمر یعنے تاریخ
سیزدہم و چہاردہم و پانزدہم مین ساتھ کمال غلبہ کے ہوتے ہین اور بعد اُسکے طرف
باطن کے توجہ کرتے ہین چونکہ اخلاط صالحہ بوجہ لطافت کے سہل الحرکت ہین اور
بعجلت تمام میل طرف باطن کے کرتے ہین اور اخلاط فاسدہ بسبب غلظت کے
اُس سرعت سے حرکت نہین کرتے ہین پس اِسی وجہ سے اوائل ہفتہ سومی
یعنی تاریخ شانزدہم و ہفدہم واسطے حجامت اور ارسال علق کے مقرر ہی
کیونکہ اِس صورت مین خون فاسد صرف خارج ہوتا ہی اور اول اور آخر مہینے
مین اخلاط باطن مین ساکن اور مجتمع ہوتے ہین اور تاریخ چہاردہم مین بسبب
غلبہ کے اخلاط صالحہ ساتھ اخلاط فاسدہ کے مختلط ہوتے ہین پس اِن صورت
مین خروج خون کا کما ینبغی نہوگا اور اِس تقدیر پر اخراج اخلاط صالحہ کا بھی
واقع ہوگا اور تجویز فصد کی اوائل نصف مین اور ممانعت اُسکی چہاردہم مین

شل حجامت وغیرہ کے ہی بلکہ فصد اول اور آخر مہینے مین بھی درست ہی کیونکہ فصد
اخراج دم کا باطن سے بھی کرتی ہی بخلاف حجامت کے غایۃ الامر یہ ہی کہ توقف کرنا
فصد اختیاری سے ہفتۂ اولؔ اور آخر مہینے مین بوجہ تکاثف اخلاط کے بہتر ہی
کیونکہ اخراج مواد غیر متکاثفہ کا بہ نسبت مواد متکاثفہ کے آسان ہی اور یہ تعینات
اوقات کے فصد اختیاری مین ہی اور فصد اضطراری کی جسوقت کہ حاجت پیش
ہووے لیجاوے مگر بحران مین واضح ہو کہ حجامت مقدم راس صداع کے تئین
مفید اور حس ذہن کے تئین مضر ہی اور حجامت مابین کتفین خلیفہ باسلیق کا اور حجامت
نقرہ یعنی مغاک پس سر خلیفہ اکحل کا ہی اور رمد اور بخر اور قلاع اور ثقل اجفان
کے تئین مفید ہی لیکن محدث نسیان کا اور حجامت قطن وامیل اور بثور فخذ
مین اور نقرس اور بواسیر اور داء الفیل کے تئین فائدہ مند ہی اور حجامت
ساق قریب فصد صافن کے ہی اور حجامت بلا شرط بلا نار جذب کرتی ہی جانب
مخالف مادہ کے تئین اور واسطے تحلیل ریاح اور تسکین درد کے بھی نافع ہی
اور مجبہ ناری جسجگہ مادّہ غلیظ ہو استعمال کیا جاتا ہی فائدہ سوم ارسال
علق مین یہ اورام مین اور نیز بھی امراض مزمنہ جلدیہ مین اکثر نافع ہوتا ہی اور
جذب اُسکا بہ نسبت جذب حجامت کے زیادہ تر ہی بلکہ یہ جذب نہین کرتا ہی
مگر خون فاسد کے تئین اور جو شرائط کہ حجامت مین مذکور ہین یہان بھی معتبر ہین
لیکن اطفال شش ماہہ بلکہ چہل روزہ مین بھی ارسال علق کی اجازت ہی

اگر یہ عدد اقلیل ہووین بخلاف حجامت کے کیونکہ وہ قبل از دو سالگی منع ہے خاتمہ
کیفیت حدوث ہیضہ وبائی کی مجملاً یہ ہے کہ حقیقۃً سبب وبا کا تغیر اور مستحیل ہوجانا
ذاتاً وکیفیتاً ہوا کا ہے طرف فساد عفونی اور رداءت کے مخفی نرہے
کہ استحالہ اور تغیر کیفیت ہوا کے سبب تین ہین اول فسادات ارضی مثل
ابخرہ اور ادخنۂ ردیہ کے کہ بلند ہوتے ہین آبہائے متغیر اور خنادق اور
اجسام گندیدہ اور قاذورات شہر اور معادن موذیہ سے اور یہ اسباب کبھی
قریب سے اُٹھکر ہوا کو فاسد کرتے ہین اور کبھی بعید سے بتوسط ریاح کے مثلاً
بخارات ردیہ نے ایک مقام متعفن سے منفصل اور ہوا قریب مین مخلوط ہوکر
فساد پیدا کیا وہ بخارات مفسدہ بسبب شدت اور تندی ہوا اُس جگہ کے
مواضع بعیدہ مین محل تولد اپنے سے پہونچکر بباعث رفع تندی اور کم ہوجانے
شدت ہوا کے اُس موضع مین پہونچنے تک ہوا اُس شہر صحیح الہوا کے ساتھ
مختلط ہوکر فاسد کرتے ہین اِسی طور سے ہیضہ سرایت کرتا ہے ایک شہر سے
دوسرے شہر تک حتے کہ بخارات ردیہ تحلیل ہووین دوم مغیرات سماوی
یعنی اوضاع فلکی بھی موجب اِس تغیر کے ہین جسطرح پر مبدا ہین جمیع تغیرات
کے کہ اِس عالم مین واقع ہوتے ہین اِسی قبیل کی یہ بات ہے کہ جسوقت کواکب
کثیر الشعاع مثل مریخ از سیارات وقلب الاسد وعین الثور وشعری یمانیہ
وشعری شامیہ از ثوابت حیز واحد مین آفتاب کے ساتھ جمع ہوکر سامت

ہوئین حرارت ہوا حادث کرتے ہین اور اگر سمت الراس سے زیادہ بعید ہوئین تکون تبرید ہوتا ہی سوم تغیرات فصول یعنی جسوقت فصول معینہ مزاج خاص اپنے سے منحرف ہوجاوین مثلاً فصل سرما گرم وخشک وعدیم المطر وفصل صیف بارندہ ومطیر وفصل ربیع سرد وخشک وفصل خریف گرم وتر ہوجاوین اُسوقت بھی وبا حادث ہوتی ہی پس علت تامہ حدوث امراض وبائی کی صرف فساد ہوا ہی مگر استعداد اور قابلیت ابدان کی شرط ہی اور استعداد اور قابلیت فساد کی اُن ابدان مین ہی کہ اخلاط فاسدہ ردیہ سے ممتلی ہوئین یا مفتوح المسام یا ضعیف القوی ہوئین اصل خلقت مین یا بسبب کثرت جماع وغیرہ کے اور وہ لوگ کہ جو معتاد کثرت استحمام کے ہوئے اسواسطے کہ کثرت استحمام سبب ضعف بدن اور توسع مسام کا ہی اسی وجہ سے ہوا اُنمین بزودی نفوذ کرتی ہی اور اثر اُسکا اعضاے رئیسہ تک پہونچتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ جسوقت فساد ہوا باعث خلط بخارات ارضیہ کے ساتھ فساد بدن کے جمع ہوگا ہیضہ پیدا ہوگا صرف فساد ہوا سے ہیضہ نہین ہوتا ہی جیسا کہ صرف تاثیرات سماوی اور تغیرات فصول سے نہین ہوتا ہی بدون قابلیت اور استعداد بدن کے پس رفع فساد ہوا کا بوجہ تصفیہ کثافات ارضیہ کے بتوجہ حکام عالی مقام کے جیسا کہ بالفعل اس ضلع مین ہورہا ہی اور رفع فساد بدن کا بباعث تنقیہ مواد اور تکثیف مسامات اور تقویت ابدان کے کارروائی اور تدبیر اطبا سے ہوسکتا ہی

مگر دو سبب ہیضہ کے یعنی تاثیرات سماوی اور تغیرات فصول حکیم اور حاکم کے اختیار سے باہر ہین اور قبضۂ قدرت احکم الحاکمین مین ہین لہذا حصر معالجۂ ہیضہ کا اختیار سے خارج ہی اسی وجہ سے جو دوا ہیضہ کی بہ نسبت اکثر مریضون کے مفید ہوتی ہی بعض لوگون کی نسبت فائدہ نہین بخشتی ہی واللہ اعلم

بالصواب والیہ المرجع والمآب

ولقد استرح القلم من تحریر ہذہ الرسالۃ فی سبع عشرۃ لیلاً وکان ابتدارہا فی ثالث المحرم المحترم واختتامہا فی تاسع عشر منہ المنسلک فی السنۃ الخامسۃ من العشرۃ الثمانیۃ بعد الالف والمائتین ہجرۃ رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

قطعات تاریخ مطبوعۂ سابقہ ۱۲۸۵ہجری مطابق ۱۸۶۸ء بطور یادگار

قطعہ تاریخ طبعزاد منشی کالکا پرشاد موجد

ہی شفائی زمانہ وہ حکیم
جسنے کی یہ فکر مضمون علاج

نام مین پہلے مشرف پھر حسین
بو علی طب فلاطون علاج

زخمی گل اُسکے مرہم کا شکور
نرگس بیمار ممنون علاج

ناطقہ اعجاز عیسے کا ہی بند
کُھل گئی تاثیر افسون علاج

غسل صحت کر رہا ہی ہر مریض
موج زن ہی جیسے جیحون علاج

خوب ہی حکمت سے یہ نسخہ لکھا
کی مرکب طرفہ معجون علاج

شربت دینار کے محتاج کو	ہاتھ آیا گنج قارون علاج
بھیج موجد ہدیہ تاریخ طبع	ہی نہایت تحفۂ قانون علاج ۱۲۸۵ھ

و لہ تاریخ سنہ مسیحی

ہی نام جو تحفۂ اطبا اسکا	ساتھ اسکے ہی قانون علاج مرضی
آئینا زمین دیکھکر زروے آغاز	موجد نے اُسیکو عیسوی سال لکھا

ایضاً طبعزاد میر آغا علی صاحب متخلص بہ آغا

دو لفظ یہ جسکے نام نامی مین ہین	اول ہین مشرف اور حسین آخر پہ
کی اُسنے یہ تحفۃ الاطبا تصنیف	حکمت کے فلک کا ہی وہ مہر انور
کیا خوب لکھے رموز طب یونان	بقراط سے دیجیے نہ نسبت کیونکر
بے ساختہ ہی یہ مصرع سال آغا	ایمان سے ہی تحفۂ اطبا بہتر ۱۲۸۵ھ

ایضاً طبعزاد منشی بھگوان دیال صاحب عاقل

چو قانون مرض گردید مطبوع	بآئین بہین با صد لطافت
رقم زد مصرع تاریخ عاقل	جہانا درکتاب فن حکمت ۱۲۸۵ھ

ایضاً طبعزاد منشی دیاکرشن صاحب ریحان

آن نامور کہ ذاتش از ہر بشر مشرف	وز عقل کل فزون تر در فطرت و کیاست
عیسی بچرخ چارم کاش از زمین برفتی	از جان نوازی او گشتی چہ بہرہ مند است
گویم مشرف اول خوانم حسین آخر	زین ہر دو لفظ نامش معروف شد بعرش

خوش نسخۂ رقم زد این تحفة الاطبا	بپیرایۂ فصاحت سرمایۂ بلاغت
ریحان بسال ہجرت تاریخ خوب گفتم	این تحفة الاطبا قانون حد حکم ۔ ۱۲۸۵ھ

خاتمة الطبع از کارپردازان مطبع

الحمد للہ الحکیم کہ نسخۂ سودمند خاص و عام مسمیٰ بہ تحفة الاطبا قانون علاج مرضی مصنفۂ قدوة الاطبا زبدة الحکما جناب حکیم سید مشرف حسین صاحب خیرآبادی بار ششم مطبع نامی و گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بعالی ہمتی جناب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف بماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع مطابق ماہ جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۱۸ھ طبع ہو کر مطبوع خاص و عام ہوا۔